

بركات الامداد

لأهل الاستمداد

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوى

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ



ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنس (Ridawi Press) نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الْجَزَاء

رسالہ

بِرَكَاتُ الْمَدَادِ لِأَهْلِ الْإِسْتِمَادِ

(مد طلب کرنے والوں کیلئے امداد کی رکھتیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۵ مسئلہ از سسوائیں محلہ شہزاد پورہ مرسلہ احمد نی خاں ۳۱ شعبان ۱۴۳۱ھ
کیا فرمائے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیۃ و ایاک نستعین کے معنی و بابی یوں بیان
کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے وہ
دیکھ حصہ نستعین لے پاک دیں استعانت غیر سے لائی نہیں
ذات حق بیشک ہے نعم المستعان حیف ہے جو غیر حق کا ہو دعیان
اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ اکا
بھی یہی ایمان تھا کہ حضرت

نذریم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی دعا میں عرض کرتے تھے

بزرگا بزرگ دھابیکم ۳۰۲
 (اے بزرگ! بزرگ عطا فرماد کیں میں سبکیں ہوں، تو ہی حادث کرنیو والا درمیری مدد کو سنبھلے والا)

اور حضرت سعیان قوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فصہ و پچپ و عبرت دلہما بیان کرتا ہے جو تجھے العاشقین میں کہا ہے کہ ایک روز آپ نیاز پڑھ رہے تھے جب نستعین پر پہنچ بھیوش ہو کر ڈر پڑے، جب ہوش ہوا فرمایا، جب رب العالمین ایاک نستعین فرمائے اور میں غیر حق سے مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہو گا۔ دوسری آیت شریعت جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فصہ کی کہ افی وجہت وجہی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیات شریعت اور حدیث پاک اور قول علماء و صوفیہ بتاتا ہے لہذا مستدعاً خدمتِ عالی ہوں کہ تروید اس کی محنت ہو کہ اس دنیا بی سے بیان کروں، جواب قرآن کا قرآن ہے، حدیث کا حدیث ہے، اقوال کا اقوال سے ارشاد فرمائی گا اور معنی لفظی ہوں۔ بینوا تو جروا۔

رقم نیاز احمد بنی خاں، سمسوان

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحيم

الحمد لله رب نستعين والصلوة سب حمدک اللہ تعالیٰ کے لئے، اور اسی سے ہم والسلام علی اعظم عوٹ اکرم و معین مروچا ہتھے ہیں، اور صلوٰۃ و سلام سب سے برے بزرگی والے عوٹ و مد و گار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و صحبتہ اجمعین۔

علیہ وآلہ و صحبتہ اجمعین۔ (ت)

الحمد لله آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں اور حضرت مولانا سعدی و مولانا نظامی قدس سرہ اسامی کے جو اشعار فعل کئے وہ بھی حق ہیں، مگر وہ باقی حق باقتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہو گا آئے کریمہ افی وجہت وجہی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں، اس میں تو جو بقصہ عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اُسی کا فصہ کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین و آسمان، تیر کہ مطلق توجہ کا جس میں اپنیا، واولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہو سکے۔ جلالین شریف میں اس آئی کریم کی تفسیر فرماتی:

قالوا له ما تعبد قال افی وجہت وجہی قصدت لیعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسیلم
 بعیادت لیلہ لیلہ ایت الم
 اس کا فصہ کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان و زمین۔

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو تو کسی کی طرف منزک کے با تین کرنا بھی شرک ہو، نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں۔ اور رب العزت جل و علا کا ارشاد ہے :

حیدھا کنتم فوتواد جو هکم شطرا ہے جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو۔

معاذ اللہ شرک کا حکم دینا مٹھرے، مگر وہابیہ کی عقل حکم ہے۔ آئیہ کریمہ و ایاک نستعین
مناجات سعدی و نظمی میں استعانت و فریادرسی و یا وری دیواری حقیقی کا حضرت عزوجل و عالمیں حصر
ہے نہ کم مطلق کا، اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود ہستی کی خاص بخشاب احادیث عزوجلا ہے
استعانت حقیقی یہ کہ اسے قادر بالذات و مالک مستقل وغیری بے نیاز جانے کے عطاے الہی وہ خدا پری
ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے۔ اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے
نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ و صول و فیض و ذریعہ و سیلہ و قضاۓ
 حاجات جانے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا:
وابتغوا الیہ الوسیلۃ اللہ کی طرف و سیلہ ڈھوندو۔

بایس معنی استعانت بالغیر ہرگز اس سے حصر ایاک نستعین کے منافی نہیں، جس طرح وجود حقیقی
www.alahazratnetwork.org
 کر خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کے موجود ہونا خاص بخشاب الہی تعالیٰ و تقدس ہے، پھر
 اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہو گی جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد ہے۔ حقائق الاشیاء
 ثابتہ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے، یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطاے غیر ہو اور تعلیم
 حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بر دیگرے العائے علم کرے، اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں۔ پھر
 دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہو سکتا جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں۔ خود
 رب العزت تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم و علماء فرماتا ہے اور حضور اقدس سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے :

يعلمهم الكتاب والحكمة يهبني انھیں کتاب و حکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت و فریادرسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی و سیلہ و توسل و توسط غیر کے لئے
 ثابت اور قطعاً روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں، اللہ عزوجل و سیلہ و توسل و توسط بنے سے

پاک ہے، اس سے اُپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہو گا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روکون ہے کوئی بیچ میں واسطہ بننے کا، ولہمہ احادیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پر فور صلوٰات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت گرائیں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے، پھر فرمایا:

ویحک انه لا یستشفع بالله علی احدشان
الله اعظم من ذلك - رواه ابو داود عن
جبریل مطعم رضی الله تعالیٰ عنہ .

ارے نادان ! اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں
لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی
ہے (اے ابو داؤد نے جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ
عنه سے روایت کیا۔ ت)

اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کچھے تو اللہ اور اس کا رسول غصب فرمائیں اور اسے اللہ جل و علا کی شان میں بے ادبی تھمرائیں، اور حق قویہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کر کے جناب الہی جل و علا سے کرے تو کافر ہو جائے مگر وہا بیس کی بد عقلی کوئی کہتے، نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے گوت، نہ ایمان کا پاس، خواہی نخواہی اسی استعانت کو ایا کوئی نستیعین میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں، ایک بیوقوف و بابنی نے کہا تھا

وہ لیا ہے جو یہیں ملائخا سے جسے تم مانکتے ہو اولیا۔ سے
فقر غفر اللہ تعالیٰ لئے کہا، سے

تو سل کو نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولما سے

لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا سے توسل کر کے اُسے کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنایے، اس وسیلہ بننے کو ہم اولیاً کام سے مانگتے ہیں کہ وہ دربارِ الہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ واسطہ قضاۓ حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کے سوال کا جواب اللہ عز وجل نے اس آئیہ کریمہ میں دیا ہے :

عَلَى جَلَّ وَعَلَوْ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَلَّ جَلَالَةِ عَلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

20

وَلَا نَهِمُ اذْظَلْمُوا النَّفَّاهِمْ جَاؤُكْ
فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمْ الرَّسُولُ
لَوْجَدُوا اللَّهُ تَوَابًا رَّحِيمًا۔

او رجب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کے تیرے
پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی
مانگنے ان کے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ
قبول کرنے والا عمر بان پائیں گے۔

کیا اللہ تعالیٰ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا، پھر یہ کیوں فرمایا کہ اسے نبی ایترے پاس حاضر ہوں
اور تو اپنے سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت نعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت
صاف فرمائی ہے۔ مگر وہا بسے تو عقل نہیں رکھتے۔

خدا را انصاف! اگر آئر کرید ایا ک نستعين میں مطلقاً استعانت کا ذاتِ الہی جل و علا میں حضر قصوٰ
ہو تو کیا صرف انجام علیهم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی، کیا یہی غیر خدا ہیں، اور سب
أشخاص و اشیاء وہا بسے کے زدیک خدا ہیں یا آیت میں خاص انھیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک
اور روں سے روا ہے، نہیں نہیں، جب مطلقاً ذاتِ احادیث سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی تھی
تو کسی ہی استعانت کسی غیر تھی کی جائے ہمیشہ ہر راز شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جادات، اجیا ہوں
یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہوئے میں سب داخل ہیں۔ آب
کیا جواب ہے آئی کرید کا کہ رب جل و علا فرماتا ہے،

وَاسْتَعِنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوَةِ۔ استعانت کو صبر و نماز سے۔

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے، کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔

دوسری آیت میں فرماتا ہے،

وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْبَرِّ وَالتَّقْوَىِ۔ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کو و بھلانی اور
پڑھنے کا ری پر۔

کیوں صاحب! اگر غیر خدا سے مدد یعنی مطلقاً محال ہے تو اس حکمِ الہی کا حاصل کیا، اور اگر ممکن ہو تو جس سے
مدد ممکن ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

احادیث مبارکہ: — حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بحثت احادیث میں
صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت کرو۔ شام کی جنادت سے استعانت رو-

کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو۔ علم کے لمحن سے استعانت کرو۔ سحری کے لمحن سے استعانت کرو۔ دوپہر کے سونے سے استعانت و صدقہ سے استعانت کرو۔ عورتوں کی خانہ نشینی میں انہیں نسخار کھنے سے استعانت کرو۔ حاجت روایوں میں حاجتیں چھانے سے استعانت کرو۔ کیا یہ سب چیزیں دبایہ کی خدا ہیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے نہیں ہوں گے۔

امام بخاری اورنسانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت سے استعانت کرو۔

ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا (ت)
حکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اپنے حافظہ کی امداد کرو اپنے بامتحن۔ (ت)

ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی نے کبیر میں اور بیهقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن جباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے روزے رکھنے پر سحری کے لمحنے سے استعانت کرو اور رات کے قیام کیلئے قیلوہ سے استعانت کرو۔

(۱) البخاری والناساني عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استعينوا بالغدوة والروحية وسيجي من الدلجة۔

(۲) الترمذى عن أبي هريرة۔

(۳) والحكيم الترمذى عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استعن بيديك على حفظك۔

(۴) ابن ماجة والحاکم والطبرانی في الكبير والبیهقی في شعب الایمان عنه رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استعينوا بطعم السحر على صيام النهار وبالقيلولة على قيام الليل۔

له صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین یسر قدمی کتب خانہ کراچی ۱/۱
له جامع الترمذی باب العلم باب ماجار فی الرخصة فی امین کمپنی دبلی ۹۱ ۲
له کنز العمال حدیث ۲۹۳۰۵/۱۰ ۲۳۵/۱۰ و مجموع الزوائد کتاب العلم باب تابتہ لعام ۱۵۲/۱
له سنن ابن ماجہ باب الصیام باب ماجار فی السحر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۳
المستدرک للحاکم کتاب الصوم الاستعانة بطعم السحر دار الفکر بروت ۱/۳۱۵

دیکی نے مسند فردوس میں عبد اللہ بن عفر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روایت کیا کہ رزق پر صفتہ سے استعانت کرو۔ (ت)

ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ عرقوں کے خلاف استعانت حاصل کرو تو نگی بس سے، کیونکہ جب ان کے جوڑے زیادہ ہوں گے اور ان کی زینت اچھی بنے گی وہ باہر نکلنا پسند کریں گی۔ (ت)

طرانی نے تکمیر میں اور عصیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور سہیق نے شعب میں معاذ بن جبل سے روایت کیا۔ (ت)

خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا۔ (ت)
علیی نے اپنی فوائد میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رحمہ اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ (ت)

خراطی نے اعتدال القلوب میں امیر المؤمنین عرفان دار رضی اللہ عنہم سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حاجت روایوں میں

(۵) الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقة۔

(۶) ابن عدی فی الكامل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعری فان احدا هن اذا كثرت ثيابها و احسنت شرينتها اعجبها الخروج.

(۷) الطبرانی فی البخاری والعقیل و ابن عدی و ابوبنیم فی الحلیة والبیهقی فی الشعب عن معاذ بن جبل.

(۸) والخطیب عن ابن عباس۔

(۹) والخلعی فی فوائدہ عن امیر المؤمنین علی المرتضی۔

(۱۰) والخراطی فی اعتدال القلوب عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

| | | | |
|----------|---------------------|-------|---|
| ۲۳۳ / ۶ | موسسه الرساله بیروت | ۱۵۹۶ | لہ کنز العمال بحوالہ فر عن عبد اللہ بن عفر حدیث |
| ۳۴۲ / ۱۶ | " | ۲۳۹۵۲ | لہ کنز العمال بحوالہ عدنان عن انس حدیث |
| ۲۱۵ / ۵ | دارالكتب العلیہ | ۳۱۸ | لہ حلیۃ الاولیاء ترجمہ خالد بن معدان |
| ۵۶ / ۸ | " | ۳۱۲۳ | لہ تاریخ بغداد ترجمہ حسین بن عبید اللہ |
| ۶۶ / ۱ | " | ۹۸۵ | لہ الجامع الصغیر حدیث |

استعینوا على انجاج المواجه بالكمان ^{بـ} حاجتیں چھانے سے استعانت کرو۔ (ت)
یہ دلیل حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں، بلکہ حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے
گئیں احادیث کا عرد کامل ہو۔

حدیث ۱۱: احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ بسنده صحیح ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں:
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
انا لاستعين بمسركم ^{بـ} ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔

اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی شخصیں کیوں فرمائی جاتی۔ ولہذا امیر المؤمنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وہی نامی سے کہ دنیاوی طور کا امامت دار تھا، ارشاد
فرماتے ہیں:

آسِلُمُ أَسْتَعِنُ بِكَ عَلَى أَمَانَةِ الْمُسْلِمِينَ۔
مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امامت پر تجویز سے
استعانت کروں۔

وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

**حدیث ۱۲: امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یاساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے،**

انا لاستعين بالشركين على المشركين ^{بـ} ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔
درود امام احمد ایضاً۔ (امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنننسانی میں ہے چند قبائلی عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

لہ کرنا العمال بکوالرعن، عد، طب، حل، صب عن عاذب جبل، الخ اطلی فی عدل العذوب عن عسر،
خط و ابن عساکر خل فی فوائدہ عن علی، حدیث ۱۶۰۰ موسسه الرسالۃ بیروت ۵۱۴/۶

۲- سنن ابن داؤد کتاب الجہاد باب فی الشرک لیسم له آفتاب عالم پرس لاهور ۱۹/۲
مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶۶/۶

سنن ابن ماجہ باب الجہاد باب الاستعانت بالشركين ایک ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۸

۳- المصنف لا بن ابن شیبہ کتاب الجہاد باب فی الاستعانت بالشركين ادارۃ القرآن ۲۹۲/۱۲
مسند احمد بن حنبل حدیث جد خبیب رضی اللہ عنہہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۵۳/۳

علیہ وسلم سے استعانت کی، حضور والا نے مدد عطا فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی قریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاسِ رعل، ذکوان، عصیۃ اور بنو لیان قبل کے لوگ آئے اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کرچکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد طلب کی، نبی سلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مدد کی، الحدیث۔ (ت)

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاہ رسول و ذکوان و عصیۃ و بنو لیان فزعموا انہم قد اسلموا واستمدوا علی قومہم فامدھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحدیث۔

حدیث ۱۳ : صحیح مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ و مجمع کیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر فور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ما نگ کیا ما نگ تھے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی میں حضور۔ سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو۔ فرمایا سجدہ اور کچھ۔ عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے۔ فرمایا تو میری اعانت کراپنے نفس پر کثرت سجود سے۔ قال كنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فایدہ بوضوئه و حاجته فقال لی سل ، ولنفط الطبرانی فعال یوما یاربیعة سالی فاعطیک سجننا لی لفظ مسلم فعال فقلت اسالك مراجعتك في الجنة ، قال او غير ذلك ، قلت هو ذلك ، قال فاعتنی على نفسك بكثرة السجود۔

الحمد لله رب العالمين و ليس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایعنی فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کئے ہیں، یہ درکار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلب طور پر سل فرمانا کہ ما نگ کیا ما نگ تھے، جان وہابیت پر کیسا پھاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرمائے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مژادی حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقيید و تحصیص فرمایا: ما نگ کیا ما نگ تھا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الفتوی شریج مشکلۃ الشریعہ میں احادیث کے نیچے فرمائی ہیں :

مطلق سوال کے متعلق فرمایا "سوال کر" جس میں کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی، تو معلوم ہوا کہ تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ کرامت میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے عطا کریں، آپ کی عطاہ کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے اور آپ کے علم کا ایک حصہ لوح و قلم کا علم۔ (ت)

از اطلاق سوال کہ فرمودسَا بخواہ و تخصیص نکرد
بمطابق خاص معلوم طیشود کہ کارہ بدر بدست ہمت و
حرامت، اوست حسنه اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ
خواہ و ہر کراخواہ باذن پر دروغگار خود بدید سے
فان منْ جودك الدنیا و ضرورتها
و منْ علومك علم اللوح والقلم

علام علی تواری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں :

یوخذ من اطلاعه صلی اللہ تعالیٰ علیہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلقاً دیا اس سے مستند ہوتا ہے کہ انہیں وسلم الامر بالسؤال ان اللہ مکنہ من اعطی کر ائمہ کل ما راد من خزانۃ الحق یہ کہ اللہ تعالیٰ کے خوازیوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (ت)

پھر لکھا :

و ذکر ابن سبع في خصال الصدقة وغيره ان الله تعالى اقطعه ارض الجنة يعطي منها ما شاء لمن يشاء یہ

یعنی امام ابن سبعین وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصال الصدقہ کریمہ میں ذکر کی ہے کہ جنت کی زمین اللہ عز وجل نے حضور کی جائیگی کر دی ہے کہ اس میں سے جو کچھ چاہیں جسے چاہیں بخش دیں (ت)

امام اجل سیدی ابن حجر عسکری قدس سرہ الملکی "جوہ منظم" میں فرماتے ہیں ،

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ الرسول ﷺ ۳۱۱ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتقام دجل
الذی جعل خزان کرمہ و موائید نعمہ کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے طویع یادیہ و تحت ارادتہ یعطی منہا اور اپنی نعمتوں کے خزان حضور کے دست قدرت من یشاء و یمتن من یشاء ۱

کر دئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرمائے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)

اس مضمون کی تصریحیں کلماتِ انہ و علماء و ادیوار و عرفاء میں حدۃ اتر پڑھیں جو ان کے انوار سے دیدہ ایمان منور کرنا چاہیے فیقر کا رسالہ سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری (۲۹۱۴) مطالعہ کرے۔
اس عجیل حدیث میں سب سے روح رجای و بابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت دیعیہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسالک مرافقتك فی الجنة یا رسول اللہ ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں۔ وہاں کے طور سے یہ کیا کھلا شک ہے مگر اس کی شکایت کیا، ابھی فیقر غزہ اللہ تعالیٰ نے بحاب سوال دیلی ایک نفسی رسالہ الکمال الطامة علی شرک سوتی بالاموا
العامۃ تایف کیا اور بد توفیق تعالیٰ اس میں تن سو ساٹھ آئی توں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہاں کے طور پر حضرات انبیاء کرام و ملائکہ علیهم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزّت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں، ولا حول ولا قوّۃ الا باللہ العلی العظیم ۲

اشراک بمنزہ ہے کہ تناہی بر سرہ

منزہ معلوم داہل منزہ بی معلوم

(ایک منزہ میں شرک اللہ تعالیٰ نہیں پہنچا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور منزہ ہے مجھی سکو معلوم ہیں)

حدیث ۱۵ آتا ۲۸ چوادہ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اطلبوا الخیر عند حساب الوجوہ ۱۔ نیز طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

- | | | | |
|-----------------------------|--------------|------------------------|------------------------------|
| لـ الجوہر النظم | الفصل السادس | المطبعة الخيرية مصر | ص ۲۲ |
| لـ التاریخ البکسر | حدیث ۶۸ | دارالبازارۃ المکرمة | ۱۵۴/۱ |
| موسوعہ رسائل ابن ابی الدنيا | حدیث ۱۵ | قصاص الحوائج | میراث اکتب الشافیۃ بہرہ ۳۹/۲ |
| کشف الغفار | حدیث ۲۹۳ | دارالكتب العلمیہ بیروت | ۱۲۲/۱ |

و في لفظ (دوسرا الفاظ میں) :

اطلبوا الخير والحواج من حسان الوجوه نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

و في لفظ (بالفاظ ویگر) :

اذا ابتغیتم المعرف فاطلبواه عند حسان جب نیکی چاہو تو خبر دیوں کے پاس طلب کرو۔
الوجوه

و في لفظ (دوسرا لفظون میں) :

اذا طلبتم الحاجات فاطلبواها عند حسان جب حاجتیں طلب کرو تو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔
الوجوه

و في لفظ بزیادة (اضافہ کے ساتھ ویگر الفاظ میں) :

فإن قضى حاجتك قضاها بوجهه طلن و خوش حال آدمی اگر تیری حاجت روا کرے گا
ان ردك سدك بوجهه طلق۔ اخراجہ الامام
ترکشادہ روئی اور تجھے پھرے گا تو تکشادہ پٹائی۔
ان ردلک سدلک بوجهه طلق۔ اخراجہ الامام
البخاری فی التاریخ و ابویکرب بن ابی الدنیا
(اسے امام بخاری نے تاریخ میں ، ابویکرب بن ابی الدنیا
لے قضا الْحَوَاجِ میں ، ابویعلی فی مسند
میں ، طبرانی نے بھر میں ، عقیل نے ، عدی نے ،

البخاری فی البخاری والعقیل وابن عدی
والطبرانی فی الطبرانی وابن عدی

۱- المجمع الكبير عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۰ المکتبۃ الدنیصلیۃ بیروت ۸۱/۱

۲- الکامل لابن عدی ترجمہ علی بن ابی الاشد ق انہ دار الفکر بیروت ۲۴۳۲/۴

۳- کنز العمال حدیث ۱۹۰۹ م مؤسسه الرسالۃ بیروت ۵۱۶/۶

۴- اتحاف السادة کتاب الصبر والشکر بیان حقیقتہ الفتاہ دار الفکر بیروت ۹۱/۹

۵- الکتابۃ الکبیرة حدیث ۳۶۸ دار الباز کتابۃ المکرمۃ ۱۵۶/۱

۶- موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضا الْحَوَاجِ حدیث ۵۵ مؤسسه الکتب الشفافۃ بیروت ۵۱/۲

۷- مسند ابی علی عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۳۰۰ م مؤسسه علوم القرآن بیروت ۳۸۶/۳

۸- الفتنفہ الکبیر حدیث ۵۹۹ دار الکتب العلیہ بیروت ۱۲۱/۲

۹- الکامل لابن عدی ترجمہ حکم بن عبد اللہ بن سعد دار الفکر بیروت ۶۲۲/۲

والبيهقي في شعب الأيمان وابن عساكر

بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر
نے روایت کیا۔ ت)

(۱۵) حضرت ام المؤمنین صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کو عبد بن حمید نے اپنی منڈا اور ابن جبان نے ضعفاء، اور ابن عدی نے کامل اور سلفی نے طیوریات میں ذکر کیا (ت)

(۱۶) حضرت عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کو اور ابن عساکر اور ایسے ہی خطیب نے اپنی اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔ (ت)

(۱۷) حضرت انس بن مالک کی روایت میں التمسوا کا لفظ ہے اور اس کو طبرانی نے اوسط اور عقیلی اور خراطی نے اعتماد القلوب اور تمام سے اپنی قوامیں اور ابو سیل عبد الصمد بن عبد الرحمن بزار نے اپنی جزء میں اور مہرویات وائے روایت کیا ہے (ت)

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کو اقتضی "ابتغوا" کے لفظ کے ساتھ اور عقیلی اور

لہ شعب الایمان حدیث ۳۵۲۱ و ۳۵۲۲ دار المکتب العلیہ بیروت ۳/۲۶۸

لہ کنز الحال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ حدیث ۱۶۲۹۳ موسسه الرسائل بیروت ۶/۵۱۶

لہ اسکال لابن عدی ترجمہ یعلی بن اشدوق دار الفکر بیروت ۲/۲۶۲

لہ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ خیثہ بن سلیمان دار احیاء التراث العربي بیروت ۵/۱۸۶

لہ تاریخ بغداد ترجمہ ۱۲۸۷ محمد بن عبد المفتری دار المکتب العربي بیروت ۳/۲۱۱

لہ المجمع الاوسط حدیث ۹۱۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۴/۱۷

لہ الصفعی الرکبیر حدیث ۶۲۸ دار المکتب العلیہ بیروت ۲/۱۳۹

لہ کنز الحال بحوالہ قطبی الافراد حدیث ۱۶۲۹۲ موسسه الرسائل بیروت ۶/۵۱۶

(۱۵) عن ام المؤمنين الصدیقة، وعبد بن حمید في مسندة، وابن جبات في الضعفاء، وابن عدی في الكامل والسلف في الطيوريات.

(۱۶) عن عبد الله بن عمر الغاردق، وابن عساکر وكذا الخطيب في تاريخهما.

(۱۷) عن انس بن مالك بلفظ التمسوا، والطبراني في الاوسط والعقيلي والخرائطي في اعتدال القلوب وتماريف فوائدہ وابوسهل عبد الصمد بعبد الرحمن البزاری جزئہ وصاحب المھرویات.

(۱۸) عن جابر بن عبد الله، والدارقطنی في الافراد بلفظ ابتغوا والعقيلي و

ابن ابی الدینیا نے قضاۓ المواجه میں، اور طبرانی نے اوسط میں اور تمام اور خطیب نے رواۃ مالک میں ذکر کیا ہے (ت)

(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے
ابن الجمار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا (ت)

(۲۰) حضرت امیر المؤمنین علی الرضا رضی اللہ عنہ کی روایت کو طبرانی نے کبھی میں ذکر کیا۔

(۲۱) حضرت فزید بن خصیفہ نے اپنے والد اکھوں نے یزید کے دادا اپنی خصیفہ سے "التسوا" کے لفظ کے ساتھ اور تمام نے فوائد میں ذکر کیا۔

(۲۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کو اور خطیب اور تمام نے "التسوا" کے لفظ کو اور بہریتی نے شعب میں اور طبرانی نے ذکر کیا (ت)

(۲۳) یہ آخری ان سے خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثانی لفظ کے ساتھ اور ابن عدی نے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہما سے تیرے لفظ کے ساتھ اسکو ابن عدی نے کامل میں اور بہریتی نے شعب میں ذکر کیا (ت)

و ابن ابی الدینیا قضاۓ المواجه و
الطبرانی فی الاوسط و عام و الخطیب
فی رواۃ مالک۔

(۱۹) عن ابی هریرہ ، و ابن النجاش
فی تاریخہ۔

(۲۰) عن امیر المؤمنین علی المرتضی
والطبرانی فی الکبیر۔

(۲۱) عن یزید بن خصیفہ عن ابیه
عن جده ابی خصیفہ بلفظ التمسوا
و عام فی الفوائد۔

(۲۲) عن ابی بکرہ و الخطیب و تمام و
لفظه التمسوا البیهقی فی الشعب و
الطبرانی۔

(۲۳) عن عبد اللہ بن عباس هذالاخیر
منهم خاصة عن ابن عباس باللفظ
الثاني و ابن عدی عن ام المؤمنین باللفظ
الثالث ، و اخرجه ابن عدی فی التکامل
والبیهقی فی الشعب

۱- موسوعہ رسائل ابن ابی الدینیا قضاۓ المواجه حدیث ۳۵ موسیٰ الکتب بروت ۲/۵۱
۲- کشف الحفاظ بحوالہ ابن الجمار فی تاریخ بغداد حدیث ۵۲، موسیٰ الکتب العلیہ ۱/۱۶۰
۳- المعجم الکبیر عن ابی خصیفہ حدیث ۹۸۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بروت ۲۲/۳۶۶
۴- تاریخ بغداد ترجمہ بن محمد ابو بکر المقری ۱۲۸۷ دارالکتب العلیۃ بروت ۲۲۶/۳
۵- المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بروت ۸۱/۱۱
۶- شعب الایمان حدیث ۱۰۸۶ دارالکتب العلیۃ بروت ۳۲۵/۷

(۲۴) حضرت عبد اللہ بن جراد سے پوچھے لفظ کے ساتھ اور احمد بن مسیع نے اپنی مسنده میں جمیع بن یزید نے ذکر کیا (ت)

(۲۵) اس نے اپنے باب یزید کیلئے پانچوں لفظ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہ تمام مندرجات اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا (ت)

(۲۶) ابن مصعب انصاری سے اور

(۲۷) عطاء سے

(۲۸) اور زہری سے سب مرسلات میں۔

(۲۹) عن عبد الله بن جراد باللفظ الرابع
واحد بن منيغ في مسندة عن الحجاج
بن يزيد.

(۳۰) عن أبيه يزيد القمي باللفظ الخامس
رضي الله تعالى عنهم أجمعين هذه كلها
مسندات، وابوبکر بن ابی شیبہ فی
مصنفہ.

(۳۱) عن ابن مصعب الانصاری و

(۳۲) عن عطاء و

(۳۳) عن الزهری مرسلا

ا) محققاً جمال الملة والدين سیوطی فرماتے ہیں :

الخ. یہ فی نقدی حسن صحیح یہ حدیث میری برکہ میں حسن صحیح ہے ، قلت و قوله هذا الاشك حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر على زانی (یہ کتاب ہوں اور ان کا یہ قول ہے بیشک حسن صحیح حد تواتر کو پہنچی میری رائیں)
حضرت عبد اللہ بن رواہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں :

قد سمعنا تبیتنا قال قولا هولمن یطلب الحواشی راحۃ

اغتسدا و اطلبوا الحواشی ممن مزین الله وجهه بصلحته

یعنی بے شک ہم نے اپنے بی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سننا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ صحیح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا پھر اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔ مرواہ العسكري.

لہ کشف الخوارج بجوالہ القسی حدیث ۲۲۵ دارالکتب العلیہ بیروت ۱۹۰ / ۱

۲۰ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ما ذکر فی طلب الحواشی حدیث ۲۲۲ کراچی ۱/۹

۲۱ " " " " " " " " " " ۶۳۲۸

کے " " " " " " " " " " ۶۳۲۹

لہ کشف الخوارج تحت حدیث ۵۲ دارالکتب العلیہ بیروت ۱۹۰ / ۱

۲۲ الدرر المنشرة فی الاحادیث المشهورة تحت حدیث ۲۸ المکتب الاسلامی بیروت ص ۶۸

حدیث ۹ کہ حضور پر نور صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلام علیٰ آله فرماتے ہیں ۔

اطبُوا الْفَضْلَ عِنْ الرَّجَمَاءِ مِنْ أَمْتَى تَعِيشُوا
فضلٌ ميرے رحمدال امیوں کے پاس طلب کرو
کہ ان کے سامے میں چین کرو گے کہ انہی میری
رحمت ہے ۔

وَقِي لِفْظٍ (اور دوسرے الشاظمیں - ت) :

اطبُوا الْحَوَاجِمَ إِلَى ذُوِّ الرَّحْمَةِ مِنْ أَمْتَى
آپنی حاجیں میرے رحمدال امیوں سے مانگو رزق
پاؤ گے مرادیں پاؤ گے ۔
تُونْ قَوَا وَسَبَحُوا ۔

وَقِي لِفْظٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بِالْعَذَّلِ وَيُكَرِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے فرمایا - ت) :

اللَّهُ تَعَالَى فَرِمَّا تَبَّعَ فَضْلَ مِيرَے رَحْمَدَلِ بَنْدُوں
سے مانگو ان کے دامن میں عدیش کرو گے کہ میں
نے آپنی رحمت ان میں رکھی ہے ۔

روایت کیا پہلی حدیث کو ابن جبان اور خراطی
نے مکارم الاخلاق میں، اور قضا عی نے مسنده
الشهاب اور حاکم نے تاریخ میں، اور
ابو الحسن موصی نے، اور دوسری حدیث کو
عقلی اور برافی نے اوسط میں، اور تعمیری کو
عقلی نے ۔ یہ ساری حدیثیں ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گیں ۔ (ت)

يقول الله عن وجل اطلبوا الفضل من
الرجماء من عبادي تعيشوا في اكتافهم
فاني جعلت فيهم رحمتي بيته

سداه باللفظ الاول ابن حسان والخراطي
في مكارم الاخلاق والقضايا في مسنده
الشهاب والحاكم في التاریخ والحسن
الموصل وباثن العقیل والطبراني
في الاوسط وباثثال العقیل، كلهم عن
ابي سعيد الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

حدیث ۱۰ کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
اطبُوا الْمَعْرُوفَ مِنْ سَمَاءِ أَمْتَى

لہ کنز العمال بحوالہ الخراطی فی مکارم الاخلاق حدیث ۱۲۰۶ موسسه الرسالہ بیروت ۶/۵۱۹
لہ کنز العمال بحوالہ عن وطس عن ابی سعید الخدری ۱۱۸۰ " " " ۶/۵۱۸
لہ الصفعی المکبر حدیث ۹۵ دارالكتب العلمیہ بیروت ۲/۳

تعیشوافی اکنافهم۔ اخرجه الحاکم
فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی المرتضی حرم اللہ
المرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی۔
ووجهہ الاسنی سے روایت کیا۔ ت)

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں، یہ رسول بلکہ شرہ حدیثیں کیسا معاشرہ
واشکاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک اقویوں سے استعانت کرنے
ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی
روکریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حایت میں چین کر دے گے ان
کے سایہ عدایت میں عدیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استعانت ہو گی،
پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک و رحمدل ہو گا کہ ان سے استعانت شرک تھہرا کر
اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا۔ الحمد لله حق کا آفتاب بے پرده و جا بروشن ہوا، مگر
وہابیکا منہ خدا نے مارا بے انھیں اس عدیش چین ہرام بخ، رکت، سایر رحمت، دامن رافت میں حصہ
کہاں جس کی طرف مہربان صدھر بان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اقویوں کو بلارہا ہے عز
کج بر ق حرام ست حرامت بادا

(اگر تجھ پر حرام ہے تو حرام رہے۔ ت)

والحمد لله رب العلمین تمسیح حدیث کا وعدہ بحمد اللہ پورا ہوا، آخر میں تین عدیش وہابیت کی
اور سُنتہ جائیے کہ عدو و تراث اللہ عز و جل کو محبوب ہے:
حدیث ۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا اصل احد کوشیئا وارد عونا و هو بارض
ليس بها نیس فلیقل یا عباد اللہ اعینو فی
یا عباد اللہ اعینو فی یا عباد اللہ اعینو فی
فان لله عباد لا يراهم۔ (والحمد لله)

جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز کم ہو جائے یا
راہ بھول جائے اور مدد چاہئے اور ایسی جگہ ہر
بھاں کوئی ہدم نہیں تو اسے چاہئے یوں پکا سے
لے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو

رواۃ الطبرانی عن عتبة بن غزوان میری مدد کرو، اے ائمہ کے بندو میری مدد کرو،
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کہ ائمہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا
وہ اس کی مدد کریں گے (والحمد للہ)، (اے طبرانی نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فیلنا دیا عباد اللہ احبسوا تو یوں مذاکرے اے ائمہ کے
بندو اروک دو۔ عباد اللہ اسے روک دیں گے۔ رواۃ ابن السنی عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اے ابن السنی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا۔ ت)

حدیث ۳۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
یوں مذاکرے اعینوا یا عباد اللہ مدد کرو اے ائمہ کے بندو۔ رواۃ ابن ابی شیبۃ
والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اے ابن ابی شیبۃ اور بزار نے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

یہ حدیث کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکا بر علامے دین
رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبروں و تمول و مجرب ہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی
شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقر کار سالہ اندھار الانوار میں
یہم صلاۃ الاسرار ملاحظہ ہو، اور اس سے زائد ان حضرات کی بُری حالت حدیث اجل و اعلم
یا محمد افی توجہت بک الی ربی (یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف
متوجه ہوا ہوں۔ ت) کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور مخلص اعظم و اکابر احادیث
استعانت ہے جس سے ہدیشہ امداد دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے، اس کی تفصیل
بھی فقیر کے اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بخوبی تطبیل ذکر نہ کی۔

۱۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی باب ما یقول اذا انفلت الدابة فور محمد کار خانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۷

۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الدعا، باب ما یعد عوراً لرجل انہ حدیث ۴۰۰، ۱۰ / ۳۹۰

۳۔ جامع الترمذی ابوب الدعوات امین کمپنی دبلی ۱۹۶ / ۲

المستدرک للحاکم کتاب صلوٰۃ النطوع دار الفکر بربویت ۳۱۳ / ۱ و ۵۱۹

اقوال علماء : رہے اتوال علماء ، ان کا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی جیاداری ہے۔ صد ہاتوں علمائے اہلسنت و ائمۃ ملت کے نزوف ایک بار بلکہ بار بار نزوف ایک آدم رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے، دیکھو چکے، سن چکے، جانچ چکے، جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بخوبی تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے، مگر آنکھوں کے ڈھلنے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں یعنی ہزار بار مارا تو جانیں ، سبحان اللہ !

شفاء السقام امام علامہ محمد فہارستیہ نقی المذا والدین علی بن عبد الصافی و کتابۃ الافکار امام اجل اکمل سیدی ابو زکریا نووی و احیاء العلوم وغیرہ تصانیف عظیمه امام الانام حجۃ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و روض الریاضین و خلاصۃ المفاتیح و نشر المحسن وغیرہ بالتصانیف جلیل امام اجل اکرم عارف بافقہ فقیہ محقق عبد اللہ بن سعدیا فتحی و حصن حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن حجر زی و مغل امام ابن الجاج محمد عبد ربی مکنی و موسیٰ اہبۃ لدنیہ و منیع محمدیہ امام احمد قسطلانی و افضل القراء لقراء امام القراء و جو ہر منظم و عقود الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف بالتدیل سیدی ابن حجر مکنی و میزان آن امام اجل عارف بالتدیل عبد الوہاب شعرانی و حرز شمعین ملا علی قاری و مجیع بخار الانوار علامہ طاہر فتنی ولعلات النفع و اشعة اللحاظ و جذب اللذوب و مجیع البرکات و مدارج الفتوح وغیرہ آیت شیخ الشیوخ علامہ الحند مولانا عبد الحق محدث دہلوی و فتاویٰ خیریہ علامہ میر المذا والدین رملی و مراقب العدای علامہ حسن وفاتی شربیلی و مطالعہ المسارات علامہ فاسی و شرح موسیٰ اہبۃ علامہ محمد زرقانی و فیض الریاض علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہ تصانیف کثیرہ علمائے کرام و سادات اسلام جن کی تحقیق و تفسیع و اشباث و تصریح استمداد و اعانت سے زین عسماں گنج رہے ہیں۔ اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا قصیح المسائل و سیف البخار و بوارق محمدیہ وغیرہ تصانیف نقیسہ عماد السنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی ویکھیں، یہ تو عام فہم زبان اردو فارسی میں خاص تھمارے ہی مذہب نامذہب کے روئیں تصانیف ہریں اور بحمد اللہ بار بار مطبوع ہو کر راحت طلب صادقین وغیرہ صدور ما قیم ہو اکیں، علی الخصوص کتاب جلیل فیوض ارواح قدس جس میں خاندان عزیزی کے صد ہاتھا اقوال صریحہ قاتل وہا بیت قبیرہ منقول، مگر ہے یہ کہ

بیجا باش و آنچہ خواہی کن

(بیجا ہو جا پھر جو چاہے کر۔ ت)

تصانیف فقیر غفران اللہ تعالیٰ لئے سے کتاب حیاتہ الموات فی بیان سماع الاموات و رسالت
انہار الانوار من یہ صلاۃ الاسرار و رسالت انوار الانوار فی حل ندایا رسول اللہ

رسالہ الہادل بفیض الاولیاء، بعد الوصال و کتابت^۹ الامن والعلیٰ لذعی المصنفو بدافع
البلاء خصوصاً کتاب مستطابت سلطنة المصطفی فی ملکوت کل الوری وغیرہ میں جایجا بکثرت
ارشادات و اقوال امّه و علماء و اولیائے کرام مذکور یہاں ان کے ذکر سے اطالبت کی حاجت نہیں
اویز خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی فاری و امام ابن حجر مجھی رحمہم اللہ تعالیٰ
اویز حدیث ۱۴ مذکور ہوئے قتل وہ بیت کو کیا کم ہیں۔ پھر وہابی صاحب کی اس سے بڑھ کر پرے ہے
کی شرح چشمی یہ کہ علماء کے ساتھ صوفیا کرام کا نام پاک بھی لے دیا، کیا وہ بیت وحیا میں ایسا ہی
تناقض نام ہے کہ ایک آن کو کبھی حیا کا کوئی شکر وہ بیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا، انا اللہ و
انا الیہ راجعون۔

دریاء استعانت صوفیاء کرام کے اقوال، افعال، احوال، اعمال سے دفتر بھرے ہیں دریاء
بھر رہے ہیں۔ اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا انکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق
مولانا عبد الحجیٰ محمدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجیح مشکوٰۃ شریف ملاحظہ ہو، اس مسلسلہ میں حضرات
اولیائے کرام قدست اسرار ہم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں:

| | |
|---|--|
| <p>آنچہ مردی و محکی ست ازم شاخ اہل کشت در استفادا از ارواح کمل واستفادا از اخراج اور ان کی کتب و رسائل میں مذکور ہے اور ان میں مشہور ہے لہذا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ ان کے کلمات منکر و متعصب لوگوں کو فائدہ نہ دیں۔</p> | <p>مشاخ اہل کشت سے کامل لوگوں کی ارواح سے از حصارست و مذکورست در کتب و رسائل ایشان و مشہور است میان ایشان کہ حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم و شاید کہ منکر و متعصب سو دن کند اور اکلام ایشان. عافانا اللہ من ذلك یعنی</p> |
|---|--|

اللہ اکبر، ان ملکران بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماء و عوفار کو کلمات

حضرات اولیاء کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے، یوں نہ مانئے تو آزمائیجئے اور ان ہزار درہزار ارشاداتِ بیشمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزندِ دین سے صاحبِ لواک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کریں جو بتصریحِ اعاظم اولیاء سید الاولیاء و امام الاصفیاء و قطب الاقطاب و تاج الادتاد و مرجع الابدال و مفرع الافراد اور باعترافِ اکابر علماء امام شریعت و سردار امت و محی دین و ملت و نظام طریقت و بحرِ حقیقت و عین بدایت و دریائے کرامت ہے، وہ کون، ہاں وہ سید الاسیاد و ایوب المراد سیدنا و مولانا و ملاذنا و ماوئنا و غوثنا و غیثنا حضرت قطب عالم و غوث اعظم سید ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالیٰ علی جده الاكرام و علی آله و علیہ و بارک و سلم، اور وہ کلام پاک نے ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسائلے یا مخصوص زبانوں پر مشہور ہوا بلکہ اکابر و اجلد ائمہ کرام و علمائے عظام مثل امام اجل عارف بالہ سید القراء ثقہ شیخ فیضہ محدث راویۃ الحضرۃ العلییۃ العادۃۃ سیدنا امام ابوالحسن نور الدین علی بن جہر الحنفی شطено فی پھر امام اکرام شیخ الفقہاء فرد الوفا عالم رباني لوائے حکمت یمانی سیدنا امام عبد اللہ بن اسعد یافیہ شیخ مکھی پھر فاضل اجل فقیہہ اکمل محدث اجل شیخ الحرم المحرم مولانا علی قادری حنفی ہروی کی ولیعیۃ السلف بیلیل الشرف صاحب کرامات عالی برکات معالی مولانا محمد ابوالمعالی سلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء المذاہب محقق فقیہ عارف بندیر مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم کرائے ملت و عطیائے امت قدس اللہ تعالیٰ با سر اہم و افاض علیہا من برکاتہم و انوارہم اپنی تصانیف بیلیلہ جبلیہ معتمدہ مستندہ مثل بھجو اسرار شریعت و خلاصہ المفاسد و زہرۃ الہنی طالعات و تحقیقہ قادریہ و اخبار الاجیاد و زبدۃ الامار وغیرہ میں ذکر و روایت فرمایا کہ حضور پر نور جگر پارہ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ فطیلہ و بارک و سلم ارشاد فرماتے ہیں :

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت
دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرانام لے کر نہ کرے وہ
سختی دفع ہو، اور جو اللہ عز وجل کی طرف کسی
 حاجت میں مجھے دیسل کرے وہ حاجت پوری ہو،
اور جو دُور کعت نماز پڑھے ہر کعت میں بعثہ فاتحہ
گیکارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام چھیر کر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

من استغاثت بني في كربلة كشف عنه و
من نادا في شدة ف شدة
فرجت عنده من توسل في الله
في حاجة قضيت له و من
صلی سکعتین يقرأ في كل
سکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص
احدى عشرة مرّة ثم يصلی وسلم على رسول الله

درود و سلام بھیجیے اور مجھے یاد کرے ، پھر بعد ادش رفیع کی طوف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روایت ہو۔

یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا و مولیٰ ! آپ نے پس قبیلہ اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کے متولیین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو ، تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث ، رحمت اور آقاۓ نعمت تباہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والد اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے غصہ سب پر جستیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے ، آمین یا ارحم الراحیمین والحمد للہ رب العالمین (ت)

حضرت ابوالمعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفت فرجت قضیتُ

بعضیغہ مسلکم معلوم ہیں ، وہ ان کا ترجیح یوں فرماتے ہیں :
عمر براز قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جو شخص مصیبت میں بمحض سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا اور اس سے اس کی تخلییت دُور کروں گا ، اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام دیذکر فی ثم يخطواني جهة العراق احدى عشرة خطوة وينذكر رسمي وينذكر حاجته فانها تقضى باذن الله تعالى بل

یقول العبد صدقتي يا سيدی يا مولاني رضي الله تعالى عنك وعن كل من كان لك ومنك فالحمد لله الذي جعل وارث ابيك المرسل س حمة و مموي النعمة وصلى الله تعالیٰ على ابيك وعليك وعلى كل من انتهى اليك وباربك وسلو وشرف وكرمه امين امين يا اسر حسم الر احmine د الحمد لله رب العالمين .

شدت، وہر کہ در حاجتے تو سل میں کند در حضرت
جل و علا قصیت لہ حاجت اور را برآرم۔
کر دوں کا اور خلاصی دلاوں گا۔ اور جو اپنی حاجت
میں مجھ سے تو سل کرے گا اللہ تعالیٰ کے
در بار میں اس کی حاجت پوری
کروں گا۔ (د ت)

علامہ علی قاریؒ بعد ذکر روایت فرماتے ہیں :

قدْ جَرِبَ ذَلِكَ مِرَاسًا فَصَحَّ رَضْحَ اللَّهِ
تَعَالَى عَنْهُ مُهَمَّ بِشَكٍ يَهْ بَارِهَا تَجْرِي كِيَا گِيَا ٹَكِيكٌ اَتِرَا، اللَّهُ لَعَلَّهُ
کِي رَضَا شَخْرَ پِرْ بُو۔ (ت)

فیقر غفرلہ نے اس نماز بمارک کی تحریک و بعض نکات و مطابقت غریب میں ایک مختصر رسالہ مسمیٰ بہ اسی نادار من صبادصلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) اور اس کے ہر ہر فعل کے ثبوت کو کافی، ہر ہر جزو کے احادیث کثیرہ و اقوال ائمہ و حکم شرعیہ سے اثبات و افی میں ایک مفصل رسالہ فیضہ بر فوائد جلیلہ مسمیٰ بہ انهار الانوار من یتم صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) قصنیت کیا جس کی خدا داد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تلقی رکھی ہے وہد الدحد - ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء رہیں جن پر تم یہ جدیا بہتان اٹھاتے ہو مگر وہ تو حضرات اولیاء رحمہم منکر متعصب فرمائی ہی چکے ، تم پر ارشادات اولیاء کا کیا اثر ہو ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - عنان قلم رو کتے روکتے سخن طویل ہوا جاتا ہے ، چند فوائد ضروریہ لکھ کر ختم کیا جا ہے۔

فائدہ ضروریہ

حضرت امام سفیان ثوری قدس سرہ التوری کی نعل قول میں مخالف نے ستم کار سازی کو کام فرمایا ہے، اصل حکایت شاہ عبدالعزیز صاحب کی فتح العرز سے سُنَّتَ، لکھتے ہیں، شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ در نماز شام شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے شام کی نماز امامت میکردا، چون ایاکَ نَعْبُدُ وَ ایاکَ میں امامت فرمائی، جب ایاکَ نَعْبُدُ وَ

دیا ک نستین پر ہنچے سہیوش ہو کر گرپے۔
جب ہوش میں آئے تو دو گوئی نے دریافت کیا،
اے شیخ! آپ کویا ہو گیا تھا؟ فرمایا: جب
ایا ک نستین کما تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے
اے بھوئے! پھر طبیب سے دو اکتوں لیتا ہے،
امیر سے روزی اور بادشاہ سے مد دیکوں مانگتا
ہے؛ اس نے بعض علمائے فرمایا ہے کہ انسان
کو خدا سے شرم کرنی چاہئے کہ پانچ وقت اس کے
حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ کچھ لینا
چاہئے کہ غیر اللہ سے اس طرح مد دیکن کا اسی
پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے
حرام سے اور اگر قوج حضرت حق ہی کی طرف ہے
اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے اور اللہ
کی حکمت اور کارخانہ اسباب پر نظر کرتے ہوئے
ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عفان
سے دُور نہیں اور شریعت میں بھی جائز اور دوا
ہے اور انبیاء اور ولیا نے ایسی استعانت
کی ہے، اور درحقیقت یہ استعانت غیر سے
نہیں ہے بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے (ت).

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قسمی کھل جاتی ہے، طبیبوں
سے دو اچاہنی، امیروں سے فوکری مانگنی، بادشاہوں سے مقدرات وغیرہ میں رجوع کرنا سب
شک ہوا جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہیں، اہم از طبیب دو اور غیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا کہ
”غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہو گا“ تاکہ جا بلوں کے بہمانے کو اسے بے زور رکا

نستین گفت بھیوش افاد، چوں بخود آمد
گفتند اے شیخ! اتر اچھے شدہ بود؟ گفت چوں
ایا ک نستین گفتم ترمیم کہ مرا بگویند کے اے
دروغ گو! چرا از طبیب دارومی خواہی وا زامیر
روزی وا زباد شاہ باری می جوئی، ولہذا
بعض از علماء رکفۃ انہ کہ مرد را باید کہ شرم کند
از انکم ہر روز شب پنج نوبت در موافقہ پور دگا
خود استادہ دروغ گفتہ باشد، لیکن ورنجا
باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجتے کہ اعتماد بر آن
غیر باشد وا اور امظہر عون الی نداند حرام است
و اگر المفات محض بجانب حق است وا اور
منظہر عون دانستہ و نظر پر کارخانہ اسباب و
حکمت او تعالیٰ در آں نمودہ بغیر استعانت
ظاہری نماید، دور از عرفان نخواهد بود، و در شرع
نیز جائز و رواست، انبیاء و اولیاء ایسی نوع
استعانت بغیر کردہ انہ دو حقیقت ایسی نوع
استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحفرت حق
است لا غیر ل

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام والثاناء سے استعانت پر جائیں اور آپ حکیم جی سے دو اکثر نواب راجہ کی نوکریاں کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں ناشیں لڑانے کو الگ نیچے جائیں۔ بجانب انہر کہاں وہ تبلیغ تام و استقاط تدبیر و اسباب کا مقام حبس کی طرف امام محمد اشہد تعالیٰ نے اس قول میں ارشاد فرمایا جس کے اہل مریض ہوں تو دوانہ کریں، بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں، عین معزکہ جہاد میں کوڑا بآختہ سے گرپڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اُتر کے اٹھائیں، اور کہاں مقام شریعتِ مطہرہ و احکامِ جواز و منع و شرک و اسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال تبلیغ و شرک متفاہل ہیں کہ جو اس اعلیٰ درجہِ انقلالعِ محض و تفویضِ تام پر نہ ہو امر شرک بھیرایا، انا لله و انا الیہ راجعون۔

ذرائع نکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کسی تصویح فرمادی کا استعطا بالغیرہ ہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عونِ الہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسہ کرے، اور اگر مظہر عونِ الہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک و حرمت بالائے طاق، مقامِ معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

مسلمانوں بمالفین کے اسن نظم و تعصیب کا مٹھکانا ہے کہ بیمار پریں تو حکیم کے دوڑیں، دوا پر گریں، کوئی مارے پئئے تو تھانے کو جائیں، رپٹ اکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے زمین دبایی کہ تستک کار پسہ نہ دیا تو منصف صاحب مد و کھیو، نجح بہادر بخیر لیجھو۔ نالش کریں استغاثہ کریں، غرض دنیا بھر سے استعانت کریں، اور حصر ایاں کہ نستعین کو اس کے منافی نہ جائیں ہاں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثاناء سے استعانت کی اور شرک آیا، ان کامروں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص بھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے نزدیک "خاص بھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، نجح وغیرہ سب آگئے کہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا معاذ اللہ آیہ کریمہ کا حکم ان پر بجاری نہیں، یہ خدا کے ملک سے کہیں الگ بستے ہیں، وکاحوں ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

غرض مخالفین خود بھجو دل میں خوب جانتے ہیں کہ آئی کریمہ مطلق استعانت بالغیر کی اصول ممانعت نہیں، نہ دوہ ہرگز شرک یا من نوع ہو سکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزة جل وعلا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضراتِ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہو سکتا، مگر عوام بیچاروں کو بہترانے اور محبو بان خدا کا نام پاک ان کی زبان سے پھر انے کو ویدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں تو بات کیا کہ سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں، پاؤں تسلی کی نظر آتی ہے، علیم جی کو علاج کرتے، تھانہ دار کو چوریاں نکالتے، نواب راجہ کو فوکریاں دیتے، ڈپٹی منصف کو مقدمات بھاڑاتے سنپھالتے آنکھوں دیکھ رہے ہیں، ان کی امداد و اعانت سے کیونکر منکر ہوں، اور حضرات علیہ انبیاء و اولیا علیهم الصلوٰۃ والثنا ہے جو باطن و ظاہر، فاہر و باہر دیں پسخ رہی ہیں، وہ ندل کے انہوں کو سوچیں اور نہ ہی اپنے نصیبیں ان کی برکات کا حصر کر جیں، پھر جہلا کیونکر عقین لائیں، جیسے معزز لغذہ لام اللہ تعالیٰ کو ان کے پیشوای ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مر گئے، کرامات اولیا کی اپنے میں بوند نہ پائی، ناچار منکر ہو گئے چھوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(جب انکھوں نے حقیقت کو نہ سمجھا تو افسانہ کی راہ اختیار کی۔ ت)

پھر ان حضرات کو ڈپٹی، منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے، ان سے استعانت کیونکر شرک کیں، معہذا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں، دل میں آزار تو حضرات انبیاء و اولیا علیهم افضل الصلوٰۃ والثنا ہے، ان کا نام عقیدہ و عجت سے نہ آئے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبُرُث (عنقریب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلڈا کھائیں گے۔ ت)

فائدہ ہمہ

مخالفین بیچارے کم علوم کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ توزنہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں، وہ مردہ ہیں ان سے شرک ہے، یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں ان سے شرک نہیں، وہ دور ہیں ان سے شرک ہے، وعلیٰ ہذا القیاس طرح طرح کے بھیودہ و سواس، مگر یہ سخت جہالت ہے مزہ ہے، جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا، اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہو سکتا، کیا اللہ کے شرکیک مردے نہیں زندے ہو سکتے ہیں، دور کے نہیں ہو سکتے پاس کے ہو سکتے ہیں، انبیاء نہیں ہو سکتے علیم ہو سکتے ہیں، انسان نہیں ہو سکتے

فرستے ہو سکتے ہیں، حاشا اللہ العبار ک و تعالیٰ کا کوئی شرک نہیں ہو سکتا۔ تو مثلاً جو بات نداخواہ کوئی شے جس اعتماد کے ساتھ کسی پاس بلیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں و دا اسی اعتماد سے کسی دُور والے یا مردے بالکل ایسٹ پھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھیکرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہوگی، اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر خدا سے شرک ہے لیعنی اسے قادر بالذات دمائلک ستعلیٰ جان کر مدد مانگنا، برائیں معنی اگر دفع مرض ہیں طبیب یاددا سے استفادہ کرے یا حاجت فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا الفاف کرانے کو کسی کچھ ری میں مقدمہ رکھتے، بلکہ کسی سے روزمرہ کے معمول کاموں ہی میں مدد لے، جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، فکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھادے یا کھانا پکادے یا پانی پلا دے، سب شرک قطعی ہے، کہ جب یہ جانا کہ اس کام کے کر دینے پر اخفیں خود اپنی ذات سے بے عطاۓ الہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہ رہا، اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں لیعنی مظہر عون الہی و واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا سے کہوں شرک ہونے ملگی، مگر حکیم، امیر، نج، اولاد، توکر، جزو اُن سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جاننا جائز ہے، اور ان حضرات صالحیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر و اعظم سبب و افضل وسائل بلکہ ملکتی الاصاب و غایۃ الوسائط و نہایۃ الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہو گیا، ہزار تفت برس بے عقلی و نا انصافی غص پانی وہیں مرتا ہے کہ جو کچھ غصہ ہے وہ حضرات مجبو بان خدا کے بارے میں ہے، جزو، یار، پچے مد و گار، توکر، کارگزار مگر انبیاء و اولیاء کا نام آیا اور سر پر شرک کا جھوت سوار، یہ کیا دین ہے، کیا ایمان ہے! ولا حول ولا قوٰۃ الا بالله العلی العظیم

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے وکھیں کر فلاں عمل یا فلاں اعتماد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، لیقین جان لیجئے کہ نہے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتماد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا، و اللہ الہادی ال طریق سوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آ جاتے ہیں اور کسی طرف را ہ مفتر نہیں پاتے تو ایک نیا شکوفہ

چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کرتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطاۓ الہی جان کر کی جائے، اور اپنی بات بنانے اور نجلت مٹانے کو ناجی تاروا یچارے عوام میں پرجیا بہتان باندھتے ہیں کروہ ایسا ہی سمجھ کر انبیاء و اولیاء سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک انہیں کی نسبت ہے۔ اس بارے درج کی بنادوٹ کا الفاظہ یہیں طرح کھل جائے گا:

اولاً صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں، ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں :

”کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کا مول کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اشد نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے“۔
کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے۔

ثانیاً ان کے سامنے یوں کہتے کہ یا رسول اللہ ! حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ اعظم و نائبِ کرم و فاسکم نعم کیا، دُنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، مدد کی کنجیاں، فقح کی کنجیاں حضور کے وسیط مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں سپیش کرائے، یا رسول اللہ ! میرے کام میں نظر جست فرمایے، اللہ کے حکم سے ہیری عدو و اعانت فرمائے۔

اب ان لفظوں میں تو صراحت قدرت ذاتی کا انکار اور مظہرست عونِ الہی کی تصریح ہے، ان میں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بُو بھی نہیں آ سکتی، یہ کہتے جائیے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جائیے، اگر بکشادہ پیشانی اسے سنیں اور آثارِ کراہیت و غیظ ظاہر نہ ہوں جب تو خیر، اور اگر دیکھنے کو صورت بگزدی، ناک بھوؤں سمجھی، منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لاتی ہے۔

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سبحان اللہ! میں عبث امتحان کو کھتا ہوں، بارہا امتحان ہو ہی لیا، ان صاحبوں میں نواب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے، حدیث عظیم و بیل ثابت یا محمد افی توجہت بک الی رب فی حاجتی هذہ لتفقی لی ہے کہ صحاح سنہ سے بس صحاح جامع ترمذی، سنن نسافی، سنن ابن ماجہ اللہ تقویۃ الایمان پہلا باب توجید و شرک کے بیان میں مطلع علیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور حصہ ۲ جامع الترمذی ابواب الدغوات ۲/۱۹۶ و المستدرک کتاب صلوٰۃ الطوع ۱/۳۱۳ د کتاب العنا ۵۱۹ سنن ابن ماجہ باب الصلوٰۃ باب ماجا فی صلوٰۃ الحاجۃ ایضاً مسیحہ محمدپنی کراچی ص ۱۰۰

میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی و امام طبرانی و امام سہیقی و ابو عبد اللہ حاکم و امام عبد العظیم منذری وغیرہ اسے صحیح فرمائے آئے جسے خود حضور پر نور سیدنامہ النشور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قضاۓ حاجت کے لئے تعلیم، اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المؤمنین عثمان علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاجت روایت کا ذریعہ بنایا، اس میں کیا تھا، یعنی ناکر یا رسول اللہ میں حضور کے ویسے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت رواؤ ہے، اس میں معاذ اللہ قدرت بالذات کی کہاں بُوحتی جو قواب صاحب کو پسند نہ آتی کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ و تابعین کی تعلیم و عمل کا لحاظ، نہ اکابر حنفیو محدثین کی تصحیحہ خیال۔ سخت دھمّتی کے ساتھ خاصیہ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کو بزورِ زبان، زورِ بستان روکرنے کے لئے محسن شرع کی قید سے نکل بے وہڑک بے پر کی اڑا دی کہ حدیث قابلِ جمعت نہیں۔ انا نا نا نیہ مراجعون۔

اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انہاد الانوار میں ہے، اب دیکھئے کہ نہ فقط اولیاً بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیاء علیہ و عليهم افضل القللہ والثنا۔ سے استعانت جائزہ محدودہ، خود حضور اقدس کی فرمودہ، صحابہ و تابعین کی مہمولہ و مہمولة، صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے،

قل مُوتوا باغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور لہ

ثالث اسب جانے دو، سرے سے یہ ناپاک ادعائے کہ بندگان خدا مجبوبان خدا کو فتادر مستغل جان کر استعانت کرتے ہیں، ایک الیسی سخت بات ہے جس کی شناخت را اطلاع پا و تو مدت توں تھیں تو بہ کرنی پڑے اہل لا الہ الا اللہ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی خواہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف دھال لے جانا قطعاً گناہ بکیرہ ہے۔ حق سمجھانے و تعالیٰ فرماتا ہے:

یا يهـا الـذـین أـمـنـوا جـتـبـوا كـشـیرـا مـنـتـ

الـفـطـنـ اـنـ بـعـضـ الـفـطـنـ اـشـرـ

بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

وـ لـ اـنـقـفـ مـاـلـیـسـ لـكـ بـهـ عـلـمـ

چیجھے نہ پڑا اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں،

ان السمع والبصر والشُّوَاد كُلُّ اولئك
کان عنْه مسْتُولًا لَهُ
بیشک کان، آنکہ، دل سب سے سوال
ہوتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

لولاذا سمعتُمْهُ ظنَّ الْمُؤْمِنِونَ وَ
الْمُؤْمِنُتُ بِالنَّقْصَمِ خَيْرًا لَهُ
کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سناتو مسلمان
مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی
مسلمانوں پر زیک گمان کیا ہوتا۔

اور فرماتا ہے :

يَعْظُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمَا شَاءَ إِذَا
كُنْتُمْ مُوْمِنِينَ يَهُ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ تَعُودُوا لِمَا شَاءَ إِذَا
أَغْرَى إِيمَانَ رَجُلَتْهُ ہو۔

رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرِمَّا تَبَّهُ
إِيَّاكُمْ وَالظُّنُونَ فَإِنَّ الظُّنُونَ إِذَا
مُحَاجَّةٌ مِّنْهُ تُكَذِّبُهُ
سَرَواهُ مَالِكُ وَالبَخَارِيُّ وَمُسْلِمُ وَابْدَاؤُدُّ
بَاتٌ هُوَ - (اَسَّ اَمَامَ مَالِكَ ، بَخَارِيُّ
وَالْتَّرمِذِيُّ) مُسْلِمُ ، اَبُو دَاؤُدُ اور ترمذی نے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اَفْلَا شَفِقْتُ عَنْ قَلْبِهِ سَرَواهُ
تَوْنَے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا (اسے
مُسْلِمُ وَغَيْرَهُ
وَ اَمَامُ مُسْلِمُ وَغَيْرَهُ نے روایت کیا۔ ت)

عَلَيْهِ كَرَامَ فَرِمَّا تَبَّهُ
کی پیدا ہو تو واجب ہے اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان بھیرائیں کہ حدیث میں آیا ہے :
الاسلام يعلوا ولا يُعلَى، رواه الرؤوفاني
علماء کرام فرماتے ہیں کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام

لِهِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۖ ۲۳/۱۲

۳۶/۱۲

۳۵/۱۲

لِهِ صَحِيحِ بَخَارِيٍّ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وصِيَّةِ النَّبِيِّ قَدِيمٍ كِتَابُ خانَةِ کراچی

۳۵۵/۱

۷۰ سَنَنُ ابْنِ دَاؤُدَ بَابُ عَلَى مَا يَقَاتِلُ الْمُشْرِكُونَ آفَاتَابُ عَالَمِ پَرِسُ لاہور

۲۵۲/۳

۷۰ سَنَنُ الدَّارِقطَنِیِّ كِتَابُ النَّكَاحِ بَابُ الْمَهْرِ دَارُ الْمَحَاسِنِ لِلطبَاعَةِ قَاهِرَةٌ

(اے رویائی، دارقطنی، بیہقی، فیض احمد جلیل
نے عاصم بن عمر و المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کیا۔ ت)

والدارقطنی والبیهقی والضیاء والخلیل
عن عاصم بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وسلم۔

نہ کہ بلا وجہ منزہ وردی سے عاف نظر، واضح، معلوم، معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف
سے ایک ملعون، مردود، مصنوع، مطرود احتمال گھریں اور اپنے لئے علم غیب اور اطلاع حال کا
دعویٰ کر کے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں، قیامت تو نہ آئے گی، حساب تو
نہ ہو گا۔ ان بہتاون، طوفانوں پر بارگاہِ قہار سے مطالبہ جواب تو نہ ہو گا۔ ہاں ہاں جواب تیار
کر رکھو اس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھکڑتا آئے گا لا الہ الا اللہ ہاں
اب جانا چاہتے ہیں تسلیم گوگ کہ کس پلے پلٹا کھاتے ہیں، یوں اعتبار نہ آئے تو اپنے کذب کا امتحان
کرو، اہل استعانت سے پوچھو تو کتم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلاة والثنا کو عیاذ بالله خدا
یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا ہمین مستقل جانتے ہو یا انہی عز و جل کے مقبول بندے اس
کی سرکار میں عزت و وجہت و اعلیٰ، اس کے لکم سے اس کی تحسیں باشئے و اعلیٰ مانتے ہو، دیکھو
تو تحسیں کیا جواب ملتا ہے۔

امام علامہ خاتمة المجتهدین تھی الملة والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبد الكافی
بسکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفار السقام میں استاد و استعانت کو بہت احادیث صریح ہے
شابت کر کے ارشاد فرماتے ہیں :

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مد مانگنے کا یہ
مطلوب نہیں کہ حضور انور کو خالقی اور فاعل مستقل
ٹھیک رکھتے ہوں، یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت
سے منع کرنا دین میں مخالف ہے ویسا اور عوام مسلمانوں
کو پریشانی میں ڈالنے ہے۔

لیس المسادفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم الـ الخلق والـ استقلال
بالـ فعلـ هـ نـ الـ يـ قـ دـ هـ مـ سـ لـ وـ فـ صـ رـ فـ
الـ کـ لـ اـ مـ اـ لـ یـ هـ وـ مـ نـ هـ مـ نـ بـ اـ بـ التـ بـیـسـ فـ الدـ دـ
وـ الـ مـ تـ شـ وـیـشـ عـلـیـ عـوـاـمـ الـ مـ وـحـدـیـنـ یـ

اے میرے آقا! آپ نے پچ فرمایا اللہ تعالیٰ
صدقت یا سیدی جزاک اللہ عن الاسلام و

(ت)

والمسدین خیر۔ امین!

فیہ محدث علامہ مجتبی عارف باشد امام ابن حجر عسکری قدس سرہ الملکی کتاب افادت نصاب جو ہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں:

لیعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا حضور اپنے سے کے سوا اور انبیاء و اولیاء علیهم افضل الصلوٰۃ والثنا کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کی یعنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے تھے قصد کرتا ہے تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روتے، ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں، حقیقتاً فریاد اللہ عز وجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منتفع اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ والغوث منه سبب اور کسباً لہ واسطہ ہیں، تو اللہ عز وجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلیٰ وایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روایہ ہو۔
مخالفت کو کریماً کا مصرعہ یاد رہا کہ:

ندایم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو سنبھلے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اور بیان کرائے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کہاں طالق کے اکابر و علماء حضور پر نور سیدنا و مولانا و غوثنا و ما وینا حضرت غوث الحنفی غوث الشفیعی صلی اللہ تعالیٰ جده الکرم و آباء اکرام و علیہ مریدیہ و مجتبیہ و بارک وسلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

شاد ولی اللہ صاحب ہمیات میں لکھتے ہیں،
امروز اگر کسی کو روح خاص سے مناسبت پیدا
ہو جائے اور وہ وہاں سے فرضیاب ہو تو غالباً
بعید نہیں اپنے مال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے
حاصل ہوا ہو گایا یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی
غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملا ہو گا۔ (ت)

شاد عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوسیت بیان
کر کے فرماتے ہیں:

ایس مرتبہ ازان مراتب است کہ ہیچکس راز بشرط
نہ دارہ اند، مگر طفیل ایس محبوبے برخے ازادیاں
امت او راشمہ محبوبیت آن نصیب شدہ و مسحود
خلائق و محبوب دلماگشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم
و سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء
قدس اللہ سرہا۔ (ت)

سرہا۔ (ت)

مرزا منظر جانجناں اپنے مکتبت میں لکھتے ہیں:
آنچہ در تاویل قول حضرت غوث الشقین رضی اللہ تعالیٰ عز کے قول
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عز کے قول
کہ "میرافتدم ہر ولی اللہ کی گردن رہے"
کی تاویل میں انہوں نے لکھا ہے (ت)

انہی کے ملفوظات میں ہے :

غوث الشفیعین کی توجہ اپنے سلسے سے والبستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوئی ہے آپ کے سلسے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوتی جو آپ کی توجہ سے غرور ہو۔ (ت)

النخات غوث الشفیعین بحال متسلط طریقہ علیہ ایشان بسیار معلوم باشد یعنی کس ازاہل ایں طریقہ ملاقات نہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست بلکہ

قاضی شناز اللہ صاحب پانی پی سیف المسلط میں لکھتے ہیں :

کار خانہ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوئے، پھر اس نے منقسم ہو کر ہر زمانے کے اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا، حضرت غوث الشفیعین مجحی الدین عبد العاد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور سے قبل یہ منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح متعلق ہتھیں، جب غوث الشفیعین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور محمد مهدی کے ظہور نزک یہ منصب حضرت غوث الشفیعین کی روح متعلق رہے گا، اس لئے آپ نے فرمایا میرا یہ قدم ہر دلی اللہ کی گردان پر ہے، پھر غوث پاک کا یہ قول "میرے بھائی اور دوست موسی بن عمران تھے" بھی اس پر دلالت کرتا ہے (ت) یہ سب ایک طرف، خود امام الطالعہ میاں اسماعیل دہلوی صراط المستقیم میں اپنے پیر کا

فیوض و برکات کا رخانہ ولایت اول بریک شخص نازل می شود و ازاں تقسیم شدہ بہریک از اولیاء عصری رسد و بہیج کس ازاولیاء اللہ بے توسط او فیض نہی رسد، اس منصب عالی تا وقت ظہور سید الشرفا، حضرت غوث الشفیعین مجحی الدین عبد القادر الجیلانی بر وح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چوں حضرت غوث الشفیعین پیدا شدہ اس منصب مبارک بوئے متعلق شد و تا ظہور محمد مهدی ایس منصب بر وح مبارک حضرت غوث الشفیعین متعلق باشد ولہذا آنحضرت قد می ہذہ علی رقة ۵۷ دلی اللہ فرمودد، و قول حضرت غوث الشفیعین اخی خلیلی یاں موسی بن عمران نبزر آں دلالت دارد۔ حال لکھتے ہیں :

"روح مقدس جانب حضرت غوث الشفیعین و حضرت غوث الشفیعین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین"

جناب حضرت خواجہ بہا الدین نقشبندی متوجہ
نقطہ نظر کی ارواح مبارکہ ان کے حال پر
حال حضرت الشان گردیدہ تھے
متوجہ تھیں۔ (ت)

اسی میں ہے:

ایک شخص نے قادری طریقے میں بعثت کا ارادہ کیا
یقیناً اس کو جناب حضرت غوث التحلین میں بہت
گمرا عقائد تھا (الی قوله) خود کو آنحضرت کے غوبہ
میں شمار کیا امتحنا۔ (ت)

شخصیکہ در طریقہ قادر یہ قصہ بیعت ہے کہ
البیتہ اور اد رجناب حضرت غوث الاعظم اعتقاد
عظیم ہم می رسد (الی قوله) کہ خود را از زمرة
غلامان آں جناب می شمار دا ھم ملخچا ہے

اسی میں ہے:

اویاے عظام جیسے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت خواجہ زرگ۔ (ت)

اویاۓ عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت
خواجہ بزرگ سنت انجمن

یہی امام الطائفہ اپنی تقریر فتح مندرج مجموعہ زبدۃ الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص کوئی بخرا گھر میں پالے تاکہ اس کا
گوشت اپھا ہو بستے اور اس کو ذبیح کر کے پھا کر
غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور
دُو گوں کو کھلائے، تو کوئی خل نہیں۔ (ت)

ایمان سے کہیو، "غوث الاعظم" کے سہی معنی ہوئے کہ سب سے طے فرمادرس "ما گھو اور۔

خدا کو ایک جان کر کہنا "غوث التقیدین کا یہی ترجمہ ہوا کہ "جن ولیشہ کے فرمادرس" یا کچھ اور۔ پھر یہ کیسا گھلائشک تھا راما اس کا سا۔ اخانہ ان بول رہا ہے۔ قول کے سچے ہوتاں سب کو ذرا جی کڑا کر کے مشرک ہے ایمان کہہ دو، ورنہ شرعاً میت کیا ان کی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر والوں کیلئے خاص ہے گھروالے سب اس سے مستثنی ہیں۔

^۱ صراطستقیم خاتمه در بیان پاره از واردات و معاملات از المکتبة اسلامیہ لاہور ص ۱۶۶

۲) " " تکلمه باب چهارم در بیان طریق اخراج " " ص ۱۴۷

۳۷ . . . تکمله در بیان مدل کشانی راه ولایت المکتبة السلفیة لاہور عص ۱۳۲

رسالة نبذة
كتاب الفضائح

افسوس اس امام کی تلوان مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے، آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بنار پر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دبی زبان سے کہہ بیٹی گئے غوث عظم یا غوث لشکریں کہنا شرک سے خالی نہیں، اور آپ ہی جب تلوان کی لہر آئے تو اپنی موج میں اگر انھیں گرسے میں دھکا دے اور خود دُور کھڑا تھتھے لگائے کہ اپنی بڑی منڈا، اپنی اخافت اللہ رب العالمین (میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہاں کا رہتے،) اب یہ بیچارے رو یا کریں تے

اپنا بیڑا کھے گئے اور ہو گئے ندیا پار
بانخند میری تمام لی سوآن پڑی مسجد حار

کون سنتا ہے الحق تے

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجذوب را بلاص صحبتِ لیل و فرقہ لیلے
(مجذوب کی جان کے لئے دو ہر ادکھ اور عذاب ہے صحبتِ لیل کی مصیبت اور لیل کا فراق)

ضعف الطالب والمطلوب ۵ لبیس المولی ولبیس العشير، وحسبنا اللہ ونعم الوکيل، ولا حول ولا قوّة الا بالله العزیز الحکیم، نعم المولی ونعم النصیر، والحمد لله رب العالمین، وقیل بعد القوم الظالمین، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا و مولانا مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، آمین ! (ت)

الحمد لله کیہ نہایت اجھا جواب اور اتنے اجھاں پر کافی و دافی موئی صواب چند جلتات میں ۱۹ شبستان معظم روز مبارک جمعہ ۱۳۱۲ھ بجزیرہ قدسیہ کو بوقتِ عصر تمام اور بخلاف تاریخ

بركات الامداد لاهل الاستمداد (١٣١٤) نام ہوا - نفعنی اللہ بہ و بسأر تصالیف والمساہین
فی الداریں بالنقع الاتم - وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم.
وَاللّٰهُ سبّحْنَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمَهُ جَلَّ مجْدَهُ اتَّمَّ وَاحْكَمَ -

تمّت

كتبه المذنب احمد رضا البريلوي
عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الائی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم